# عام شہریوں کے لئے جادو کی چھڑی اور سرکاری نظم و ضبط میں شفافیت کا ضامن

# سرکاری فرض منصبی نبھانے میں تاخیر کے تدارک کے لئے قانون ۲۰۰۵ء

نثار احمد تمبولی، دھولیہ

9372822580

گلّی سے دلّی تک جہاں کہیں بھی سرکاری یا نیم سرکاری دفاتر سے سہولت، داخلہ ملنا، کام کی منظوری یا کسی کام کو نکلوانے کا معاملہ آتا ہے تو قانونی لاعلمی کی وجہ سے ہم رشوت یا وصیلہ کو ہی معاملہ کا حل سمجھتے ہیں۔ رشوت کو بڑھاوا دیکر ہم نہیں جانتے ہیں کہ لاشعوری طور سے ہم سے کتنے گناہ سرزد ہورہے ہیں۔ پہلا گناہ تو یہ ہیکہ ہمارے بال بچوں کے منہ سے نوالا چھینا جارہا ہے۔ دوسرے ہمارے سرکاری بھائیوں کی عاقبت خراب ہورہی ہیں۔ تیسرے رشوت خوری کے عام ہونے سے ملک کھوکھلا ہورہا ہے۔ چوتھے جن کے پاس رشوت دینے کو کچھ نہیں، انہیں اپنے حق سے محروم رکھنے کا گناہ بھی ہم سے سرزد ہورہا ہے۔ دینی اور دنیاوی اعتبار سے ہم سنگین گناہ کے مرتکب ہورہے ہیں۔ کیونکہ رشوت لینا اور دینا دونوں دینی اور دنیاوی اعتبار سے گناہ ہیں اور قانونی اعتبار سے بھی گناہ ہے۔ ہمارے مسئلہ کا دوسرا حل ہمارے نزدیک ہے ، وصیلہ۔ وصیلہ سے مراد، گرام پنچایت ممبر، نگرسیوک، کارپوریٹر، ایم-ایل-اے، ایم-پی یا دفتر کے کسی جان پہچان کے ملازم کے ذریعہ کام کروانا۔ ہم ایسا اس لئے کرتے ہیں کیونکہ روایتی کولھو کے بیل کی طرح ہم اپنی آنکھ پر پٹی باندھے اطراف واکناف کے ردّوبدل سے اپنے آپ کو کوسوں دور رکھے ہوئے ہیں۔

لہٰذا وقت موقع سے ہماری روزمرہ کی زندگی سے تعلق رکھنے والے سرکاری کام کے تعلق سے مروجہ قوانین پر نظر رکھنا وقت کا تقاضہ ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی حاضر خدمت آرٹیکل ہے۔ مہاراشٹر کے سرکاری ملازمین کا تبادلہ ریگولیشن اور سرکاری کام کاج کے تئیں فرض منصبی نبھانے میں تاخیر کے تدارک قانون ۲۰۰۵ء کے، مہاراشٹر میں نفاذ سے، ریاست کا ہر شہری بغیر رشوت اور وصیلہ کے نہ صرف اپنے کام آسانی سے کرواسکتا ہے بلکہ ریاستی حکومت اور ریاستی حکومت کے کنٹرول میں کام کرنے والے تمام تر دفاتر کے نظم وضبط میں شفافیت اور پابندی بھی لاسکتا ہے۔ اگر ہم چاہیں تو یہ قانون سرکاری کام کاج کے تعلق سے علاؤالدین کا جادوئی چراغ ثابت ہوسکتا ہے۔

ہماری اس قانون سے عدم توجہی یا بیگانگی کا خمیازہ یوں بھی بھگتنا پڑا ہے کہ اس قانون کے سیکشن ۱۴ کے تحت رول بننا اس قانون کی مؤثر اور بہتر طریقہ سے افادیت کیلئے ضروری تھا۔ لیکن ریاستی حکومت کے جون ۲۰۰۸ء کے ایک خط سے پتہ چلتا ہیکہ تادم تحریر رول تیار نہیں کیا گیا۔ اس قانون کے سیکشن ۸(۱) اور (۲) کے تحت حکومت مہاراشٹر نے تمام تر سرکاری افسران کو ۱۱ رجولائی ۲۰۰۶ء کے ایک سرکیولر کے ذریعہ (Citizen Charter) شہریوں کی سند ۳۱ ردسمبر ۲۰۰۶ء سے پہلے تیار کر کے مشتہر کرنے کا حکم دیا تھا۔ لیکن لگتا ہے لاپرواہ بیوروکریٹس اس ملک کے قانون کے ساتھ ساتھ اعلیٰ افسران کے احکامات کی پامالی کرنے سے بھی گریز نہیں کررہے ہیں۔ دھولیہ ضلع کلکٹر کے ایک خط سے پتہ چلتا ہیکہ ۱۰ رجون ۲۰۰۸ء تک (Citizen Charter) شہریوں کیلئے سند تیار نہیں کی گئی۔ یہ اور بات ہیکہ حق معلومات قانون کے تحت اس ضمن میں معلومات طلب کرنے کا پھل یہ ملا کہ ۲۱ رجون ۲۰۰۸ء کو ضلع کلکٹر آفس، پرانت آفس، تحصیل آفس، تلاٹھی آفس کے کام کاج کے تعلق سے شہریوں کیلئے سند تیار کر کے اسے مشتہیر کیا گیا۔ اس بات سے اندازہ ہوتا ہیکہ ریاست مہاراشٹر کے گاؤں اور شہروں کے کتنے دفاتر ہونگے جہاں ابھی تک (Citizen Charter) شہریوں کیلئے سند تیار نہ کی گئی ہو۔

اس قانون سے باقاعدہ اور مکمل استفادہ کیلئے ضروری ہیکہ جنگی پیمانے پر جدوجہد کر کے ہمیں مراٹھی زبان کے استعمال کو سیکھنا ہوگا۔ یہاں ایک بات بتاتا چلوں کہ اپنے Legal Awareness Workshop کے تعلق سے آسام کے دورے میں راقم الحروف نے یہ محسوس کیا کہ وہاں کے مسلمان بہ نسبت مہاراشٹرین مسلمانوں کے نہایت ہی بیدار ہیں۔ مولانا بدرالدین اجمل قاسمی نام کا ایک مفتی آسام ڈیموکریٹک فرنٹ پارٹی کے نام سے ایک پلیٹ فارم پر مسلمانوں کو دیگر کمزور طبقات کے افراد کے ساتھ جمع کرتا ہے اور اپنی ریاست میں ۱۰ رایم ایل اے منتخب کروانے کے ساتھ ساتھ انگنت لوکل سیلف گورنمینٹ پر اپنا دبدبہ رکھ پاتا ہے تو صرف اس لئے کہ وہاں کے مسلمان ریاستی زبان، آسامی پر دسترس رکھتے ہیں۔ ہماری مادری زبان اُردو ہے اس لئے ہمیں مہاراشٹر کی علاقائی زبان یعنی مراٹھی پر عبور حاصل کرنا نسبتاً مشکل تو ہے لیکن ناممکن نہیں۔ مہاراشٹر کے مسلمانوں کی بہت بڑی کمزوری یہ ہیکہ وہ مراٹھی زبان پر اب تک عبور حاصل نہ کرسکیں۔ یہی وجہ ہیکہ غیر کیا اور اپنے کیا، سبھی ہمیں بے وقوف بناتے آرہے ہیں اور معمولی سے معمولی کام کے لئے بھی ہمیں بے انتہاء سر پٹکنا پڑتا ہیں۔

متذکرہ قانون ۲۵ راگست ۲۰۰۳ء سے ہی ریاست مہاراشٹر کے گورنر کے آرڈیننس کے ذریعہ نافذ کیا جاچکا تھا لیکن باقاعدگی سے اسے قانونی درجہ دیا گیا، ۱ رجولائی

۲۰۰۶ء سے۔اس قانون سے مکمل طور سے استفادہ کے لئے ضروری ہیکہ چند موٹی موٹی باتوں کو مکمل توجہی سے سمجھا جائے۔اس قانون کے سیکشن ۲(k) کے تحت itizen (Charter) شہریوں کیلئے سند کا مطلب ہوتا ہے منسلک دفتر کے ذریعہ عام عوام کو مہیا کی جانے والی سہولت یا خدمت کی فہرست اور اس سہولت کو یا اس خدمت کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے سیکشن ۸ کے تحت ہر ملازم پر لازمی ہیکہ وہ شہریوں کیلئے تیار کی گئی سند کے مطابق معینہ وقت میں اپنا فرض نبھائے۔شہریوں کیلئے سند (Citizen Charter) کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے تھوڑا تفصیل میں جانے کی ضرورت ہے۔میونسپل کونسل یا کارپوریشن کے ذریعہ آلودہ پانی کے تعلق سے،روزانا نل کے ذریعہ ملنے والے پانی میں کمی یا پانی کی فراہمی کے منقطع ہونے کے تعلق سے،اسٹریٹ لائٹ کے تعلق سے، گٹر صاف کرنے کے تعلق سے، کچرا اور مردا جانور اٹھائے جانے کے تعلق سے،ملیریا کی روک تھام کے لئے دوا چھڑکاؤ وغیرہ وغیرہ کے تعلق سے کونسے کام کتنے دنوں میں ہونا ضروری ہے۔اس کے تعلق سے منسلک دفتر میں شہریوں کیلئے سند تیار کی جاتی ہے۔اس طرح تمام دفاتر نے (Citizen Charter) شہریوں کیلئے سند تیار کر رکھی ہوگی وہ ہمیں حاصل کرنی ہوگی یا اگر نہیں بھی تیار کی گئی ہوگی تو حق معلومات قانون سے ہمارے گاؤں شہر کے ہر منسلک دفتر سے شہریوں کیلئے سند طلب کی جائے۔یقیناً آپ کے عریضے کی بناء پر شہریوں کیلئے سند آناً فاناً تیار کی جائیگی۔جہاں تک عوام کیلئے سہولیات یا خدمات کی فراہمی کا تعلق ہے اس زمرے میں گرام پنچایت، گرام پالیکا، ضلع پریشد، کلکٹر آفس، پرانت آفس (Sub Divisional Office) تحصیل آفس، تلاٹھی آفس، میونسپل کونسل، میونسپل کارپوریشن، الیکٹریک سٹی بورڈ، ایمپلائے مینٹ آفس، ڈی ایس پی آفس اور آر-ٹی-او وغیرہ وغیرہ دفاتر آتے ہیں۔ہر دفتر سے شہریوں کیلئے سند حاصل کر کے گھر گھر تقسیم کر دینا چاہیئے۔تا کہ آئینِ ہند کے آرٹیکل ۵۱A کے تحت ایک ہندوستانی شہری کے فرض منصبی کو نبھا سکیں۔

اس قانون کی ایک اور خوبی یہ ہیکہ کچھ دفاتر ایسے بھی ہیں جہاں بہت سارے کام کا تعلق عوامی سہولیات یا خدمات سے براہِ راست نہیں ہوتا ہے۔ایسے کاموں کیلئے شہریوں کیلئے سند تیار نہیں کی جاتی ہے۔لیکن اس قانون کے سیکشن ۸ کے تحت ہر ملازم پر لازم و ملزوم ہیکہ وہ اپنے تعلق سے تمام تر فرض منصبی اور ذمہ داری نہایت ہی توجہی اور تیزی سے نبھائے اور یہ بھی ضروری قرار دیا گیا ہیکہ کوئی بھی فائل کسی بھی دفتر میں کسی بھی ملازم کے ٹیبل پر سات دن سے زیادہ Pending نہ رہ سکے۔اتنا ہی نہیں بلکہ کام کی نوعیت اور ضرورت کے لحاظ سے کچھ فائل کا نپٹارا چار دن کے اندر اور کچھ فائل کا نپٹارا ایک سے ڈیڑھ دن کے اندر کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔اگر اس معاملہ میں جان بوجھ کر یا قصداً یا لاپراہی سے اپنے فرض منصبی نبھانے میں کوئی ملازم کوتاہی برتتا ہے تو اس قانون کے سیکشن ۱۰(۲) کے تحت اُس پر M.C.S.R(1979) یا جو قانون اس ملازم پر لاگو ہوں گا اس کے تحت تادیبی کاروائی کی جائیگی۔جس کے تعلق سے منسلک ملازم کی سالانہ خفیہ رپورٹ میں اندراج بھی ہوگا۔یہ فطری بات ہیکہ ادنیٰ ملازم ہو یا اعلیٰ وہ آپس میں ہم پیشہ بھائی ہوتے ہیں اور اپنے بھائی کی کوتاہیوں اور خامیوں پر پردہ ڈالے جانے کے امکانات سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔لہٰذا ہمیں شہریوں کے لئے سند کے تعلق سے کوئی کام ہو یا روز مرّہ کے معمول کے تعلق سے اس کام کو کرنے میں جہاں کہیں ملازم جان بوجھ کر یا لاپرواہی سے کوتاہی برت رہے ہو تو اس کے خلاف سیکشن ۸ کی پامالی کی پاداش میں سیکشن ۱۰ کے تحت تادیبی کاروائی کے لئے پیچھے پڑا جائے۔شہریوں کیلئے سند کے مطابق کام وقت پر نہ کیا گیا اور اس تعلق سے شکایت پر توجہ دی گئی ہے یا نہیں اسکے لئے ضروری ہیکہ حق معلومات قانون کی مدد سے اپنی شکایت پر کی گئی کاروائی کے تعلق سے دستاویز طلب کئے جائے۔بعد ازیں مہاراشٹر حکومت کے ۱۳، مارچ ۱۹۹۶ء کے حوالہ سے اعلیٰ افسران سے شکایت کی جائے۔اگر حق معلومات قانون، متذکرہ قانون اور جی آر کو صحیح طور سے استعمال کرنے کا طریقہ ہم سیکھ جائیں اور جائز کام کیلئے ان کا استعمال کرے تو وہ دن دور نہیں جب نوزائیدہ چڑیا سے پرانے باز بھی خوف کھانے لگے گے۔کھاد اور پانی بعد کی بات ہے، زمیں میں کوئی بیج تو بو جائے۔۔۔۔۔۔۔متذکرہ قانون کے سیکشن ۱۲ کے تحت اس قانون پر عمل کیا جا رہا ہے یا نہیں اس تعلق سے ریاستی حکومت کے تین سیکریٹری پر مشتمل ایک گٹ ۱۴ر نومبر ۲۰۰۷ء کو قائم کیا گیا ہے۔اس گٹ کے صدر Additional Cheif Secretary (Service) ہے۔خاطی ملازمین کے خلاف اگر منسلک دفاتر میں کاروائی نہ کی گئی ہو تو اس گٹ سے بھی رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔